بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

وَاسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡٓا اِلَیۡہِ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ رَحِیۡم" وَّدُوۡد" ۔(ھود: ۹۰) اور اپنے پرودگار سے بخشش مانگو اور اسکے آگے توبہ کرو بے شک میرا پروردگار رحم والا (اور) محبت والا ہے۔

فضائل توبہ

اَلتَّا ئِبُ مِنَ الذَّنۡبِ کَمَنۡ لَّاذَنۡبَ لَہ'

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اسنے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو

لاَ تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ

اللہ کی رحمت سے نا امید نا ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے

بفیضان نظر:

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری الجلابی المعروف داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ

تالیف:

فقیر الحاج مجاھد حسین وڑائچ نقشبندی، چشتی عفی عنہ

کتاب: **فضائل توبه** فی القرآن،حدیث و حکایات

مولف: **الحاج مجاهدحسین وڑائچ نقشبندی ، چشتی عفی عنه**

پسندفرمودہ: **حضرت علامه قاری حافظ محمد حسان صاحب غفرله**

معاون خصوصی: پروفیسر حافظ محمودالحسن صاحب **زید شرفه (ایم فل اسلامیات)**

نظر ثانی وتصحیح: مفتی،قاری،حافظ علی نواز صاحب **زید مجده (ایم فل اسلامیات)**

نظر ثانی وتصحیح: مفتی حضرت علامہ ظہیر شاہد صاحب **کان الله له**

تالیف: رمضان۲۰۲۰ باراول

اس کتاب کی خرید وفروخت منع ہے یہ کتاب انٹرنیٹ سے مفت حاصل کی جاسکتی ہے کتاب مفت حاصل کرنے کیلئے نیچے دیے گئے ای میل پر رابطہ کریں کتاب مفتیان کرام سے چیک کروانے کے بعد شائع کی گئی ہے تاہم کسی بھی قسم کی غلطی کی صورت میں نیچے دیے گئے ای میل ایڈریس پر مطلع فرمائیں تاکہ غلطی دور کی جاسکے۔

sabeelkausar@yahoo.com

انتساب

بنام آقا و مولیٰ نبی آخر الزماں محمد صلى الله عليه وآله وسلم۔

پنجتن پاک رضی الله عنهم، امہات المومنین رضی الله عنهن وجمیع اصحابہ کرام رضوان الله عليهم اجمعين۔

ایصال ثواب!

اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کے طفیل اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے
اور اس کاوش کے اجر عظیم کے صلہ میں اس امت کے مرحومین کی مغفرت فرمائے
اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

من احب قومافحشر الله فيهم يو م القيامة

دنیا میں جس سے محبت کرو گے قیامت کے دن تمہارا حشر نشر اسی کے ساتھ ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلرَّحۡمٰنُ اَلرَّحِیۡمُ اَلۡمَلِکُ
اَلۡقُدُّوۡسُ اَلسَّلَامُ اَلۡمُؤۡمِنُ اَلۡمُهَیۡمِنُ اَلۡعَزِیۡزُ اَلۡجَبَّارُ
اَلۡمُتَکَبِّرُ اَلۡخَالِقُ اَلۡبَارِیُٔ اَلۡمُصَوِّرُ اَلۡغَفَّارُ اَلۡقَهَّارُ اَلۡوَهَّابُ
اَلرَّزَّاقُ اَلۡفَتَّاحُ اَلۡعَلِیمُ اَلۡقَابِضُ اَلۡبَاسِطُ اَلۡخَافِضُ اَلرَّافِعُ
اَلۡمُعِزُّ اَلۡمُذِلُّ اَلسَّمِیۡعُ اَلۡبَصِیۡرُ اَلۡحَکَمُ اَلۡعَدَلُ
اَللَّطِیۡفُ اَلۡخَبِیۡرُ اَلۡحَلِیۡمُ اَلۡعَظِیۡمُ اَلۡغَفُوۡرُ اَلۡعَلِیُّ اَلۡکَبِیۡرُ
اَلۡحَفِیۡظُ اَلۡمُقِیۡتُ اَلۡحَسِیۡبُ اَلۡجَلِیۡلُ اَلۡکَرِیۡمُ اَلرَّقِیۡبُ
اَلۡمُجِیۡبُ اَلۡوَاسِعُ اَلۡحَکِیۡمُ اَلۡوَدُوۡدُ اَلۡمَجِیۡدُ اَلۡبَاعِثُ
اَلشَّهِیۡدُ اَلۡحَقُّ اَلۡوَکِیۡلُ اَلۡقَوِیُّ اَلۡمَتِیۡنُ اَلۡوَلِیُّ اَلۡحَمِیۡدُ
اَلۡمُحۡصِیۡ اَلۡمُبۡدِیُٔ اَلۡمُعِیۡدُ اَلۡمُحۡیِ اَلۡمُمِیۡتُ اَلۡحَیُّ
اَلۡقَیُّوۡمُ اَلۡوَاجِدُ اَلۡمَاجِدُ اَلۡوَاحِدُ اَلۡاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلۡقَادِرُ
اَلۡمُقۡتَدِرُ اَلۡمُقَدِّمُ اَلۡمُؤَخِّرُ اَلۡاَوَّلُ اَلۡاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلۡبَاطِنُ
اَلۡوَالِیۡ اَلۡمُتَعَالِیۡ اَلۡبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلۡمُنۡتَقِمُ اَلۡعَفُوُّ اَلرَّؤُفُ
مَالِکُ الۡمُلۡکِ ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامُ اَلۡمُقۡسِطُ اَلۡجَامِعُ اَلۡغَنِیُّ

اَلْـمُـغْـنِیُّ اَلْمَانِعُ اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّورُ اَلْهَادِیُ اَلْبَدِیُعُ
اَلْبَاقِیُ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِیُدُ اَلصَّبُوُرُعزوجل.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم الله تعالیٰ کے ناموں اور انهیں یاد کرنے والوں کی فضیلت کے بیان میں ٦٨٠٠)

توبہ کی فضلیت آیات، احادیث مبارکہ اور حکایات میں

توبہ:

توبہ کا لفظی مطلب ہے لوٹ آنا، پلٹ آنا چنانچہ توبہ کے معنی ہوئے پلٹ آنا دین کے اعتبار سے اسکا مفہوم ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنا رخ دین سے ہٹا کر کسی اور طرف کر لیا تھا، اللہ کو اپنا مقصود و مطلوب اور محبوب حقیقی بنانے کی بجائے کسی اور کو اس مقام پر رکھ لیا تھا اللہ کے دین کی پابندی کی بجائے اپنے نفس یا ماحول کی پابندی کو لازم کر لیا تھا

تو وہ پلٹے، رجوع کرے، لوٹے، اپنا رخ اللہ کی طرف کرے تو یہ معصیت سے اطاعت کی طرف پلٹنا، گناہ سے نیکی کی طرف پلٹنا، دنیا اور اسکی ناجائز لذتوں سے اللہ اور اسکی مغفرت اور رحمت کی طرف پلٹنا توبہ کہلاتا ہے ایک مومن جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اس کیلیئے اس سفر عزیز کا پہلا قدم توبہ ہے

توبہ کے لفظی معنی لوٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں اور شرعی اصلاح میں اپنے جرم و گناہ پر نادم اور شرمسار ہونے اور اس سے کنارہ کش ہو کر رب کریم سے مغفرت اور بخشش طلب کرنے اور اسکی طرف رجوع کرنے کا نام توبہ ہے اس دنیوی زندگی میں بندہ اپنی کج فہمی جہالت یا حرص و ہوا میں مبتلا ہو کر قصدا

یا سہوا گناہ کر لیتا ہے لیکن جب اسکا
ضمیر اسے جھنجھوڑتا ہے تو اسے اپنے کئے پر دکھ ہوتا ہے اور وہ اس پر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور جہالت وغفلت کا پردہ اسکی آنکھوں سے اٹھ جاتا ہے پھر وہ اپنی خطا کا اقرار کر کے اپنے گناہوں سے شرمندہ ہو کر سچے دل سے مغفرت کا طلبگار رہوتا ہے
تو رب کریم کے دربار معافی کے دروازے کھلے پاتا ہے رحمت خداوندی انتظار میں ہوتی ہے کہ میرا بندہ خلوص دل سے میری طرف لوٹ کر تو آئے پھر دیکھے کہ میں کس طرح اس پر رحمتوں کی بارش برساتا ہوں اس کے دامن سیاہی دھو کر کس عفو وکرم کے موتیوں سے مالا مال کر دیتا ہوں۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

توبہ کی تین شرائط ہیں (۱) نافرمانی اور گناہ پر افسوس اور پشیمانی کا اظہار کرنا (۲) نافرمانی اور گناہ کو ترک دینا اور (۳) پھر نافرمانی اور گناہ کی طرف لوٹنے کا کوئی ارادہ اپنے اندر نہ رکھنا۔ یہ تینوں باتیں پشیمانی میں شامل ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی باقی ہو تو توبہ نہیں ہوگی۔

ندامت کی وجوھات ۔

ندامت تین وجوہات کی بنا پر پیدا ہوتی ہے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت اور اس کی سزا کا خوف دل پر غالب ہو جائے دوسرے اس کی نعمت اور اس کا انعام پانے کی طلب اور نا فرمانی کی وجہ سے ان سے محرومی کا ڈر اور تیسرے اللہ تعالیٰ کی شرم کہ وہ اس کے حال سے واقف ہے اور اسکے روبرو ایک روز حاضر ہونا ہے۔

اگر بندہ اپنے برے افعال اور گناہوں میں غور وفکر کرے اور ان سے خلاصی حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توبہ کی راہ اس کے لیے ہموار اور اس کے اسباب اس کے لیے مہیا اور آسان کر دیتا ہے توبہ کرنے والوں کے تین درجے ہیں ایک تائب دوسرا انیب تیسرا اواب جو شخص فواحش اور ان باتوں سے جن

پر اللہ تعالیٰ نے تنبیہہ فرمائی ہے اللہ کی طرف رجوع کرے وہ تائب ہے یہ ابتدائی اور عوام کا مقام ہے جو شخص صغائر اور فاسد خیالات سے اللہ کی محبت کی طرف رجوع کرے وہ اواب ہے اور جو شخص اپنی ذات اور اپنی خودی سے خدا کی طرف رجوع کرے وہ اواب ہے بزرگوں نے فرمایا عوام کی توبہ گناہ سے ہوتی ہے اور خواص کی توبہ غفلت سے ہوتی ہے۔

زیادہ گناہوں میں مبتلا شخص کی توبہ

اگر کوئی شخص کئی گناہوں میں مبتلا ہو تو ضروری نہیں کہ وہ اس وقت تک توبہ نہ کرے جب تک وہ سب گناہوں سے توبہ نہ کرے جتنے گناہوں اور جس جس گناہ سے توبہ کرسکتا ہو اس سے فوری توبہ کرے

اس کا ثواب حاصل ہوگا اور اس سے اسے دوسرے گناہوں سے بھی توبہ کی توفیق حاصل ہوگی ایمان کے بعد وہ جتنے فرائض کو وہ ادا کرے گا اور جتنے گناہوں سے الگ رہے گا ان کا ثواب حاصل اسے ہوگا ایک بات قابل غور ہے کہ گناہ کرنا ہی گناہ نہیں بلکہ اس کا ذکر بھی گناہ ہے۔

توبہ ٹوٹنے کا اندیشہ:

توبہ کرنے سے انسان کو اس لیے نہیں رکنا چاہیے کہ اسے اس پر قائم رہنا مشکل دکھائی دیتا ہے جتنی دیر وہ نافرمانی سے باز رہیگا اس کا اجر وثواب اسے ملتا رہے گا۔لیکن توبہ کی شرط یہ ہے کہ انسان کا اپنا ارادہ پختہ اگر کوئی کسی گناہ سے توبہ کرے اور پھر کچھ دیر بعد غلطی سے وہی کام کر بیٹھے جس سے توبہ کی تھی اس حالت میں ہونا یہ چاہیے کہ جونہی غلطی کا احساس ہو فوراً توبہ کرے اور ندامت کا اظہار کرے اور آئندہ اس کام سے باز رہنے کا پھر سے ارادہ کرلے ایک شیخ کا بیان ہے کہ میں نے جس گناہ

سے توبہ کی وہ گناہ مجھ سے بار بار ہوا۔

یہاں تک کہ ستر مرتبہ میری توبہ ٹوٹی اور اکہتر ویں اے مرتبہ توبہ کرنے کے بعد مجھے توبہ پر استقامت نصیب ہوئی اتنی بار توبہ کرنی چاہیے کہ شیطان بھی گناہوں کے مشورے دیتا تھک جائے جیسے گناہ ہو فوراً توبہ کرے اکثر انسانی ذہن میں خیال آتا ہے آیا کہ میری توبہ قبول ہوئی بھی ہے کہ نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (جسے توبہ کی توفیق دی جاتی ہے وہ قبولیت سے محروم نہیں رہتا) اگر اس نے توبہ قبول نہ کرنی ہوتی تو توبہ کی توفیق ہی نہ دیتا کیونکہ نیکی کی توفیق اور گناہوں سے بچنے کی توفیق تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (جیسا کہ ابو طالب کو توفیق ہی نہ ہوئی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان مبارک میں ہی کلمہ پڑھ لے) یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے

کہ بندہ اس سے مانگے اور وہ عطا نہ کرے اگر فرض کریں کوئی دعا دنیا میں قبول نہیں ہوتی تو اس کا اجر آخرت میں ضرور ملے گا مخلوق کو خالق سے نیک گمان ہی کرنا چاہیے اللہ رب العزت فرماتا ہے میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ان سے معاملہ کرتا ہوں شیطان بندے کو مایوس کرنے کے لیے

بہت وسوسے ڈالتا ہے پتا نہیں توبہ پر
قائم رہ سکوں گا بھی یا نہیں یہ سب اس کی چالیں ہیں شیطان یا ابلیس کا معنی ہے بہت زیادہ مایوس یہ ہمیشہ مایوس کرنے کی کوشش کرتا ہے اور مایوسی کفر ہے خلاصہ کلام یہ ہے گناہ انسانی زندگی میں شامل ہے لغزش تو حضرت آدم علیہ السلام سے بھی ہوئی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ کی ذات سے ناامید ہوئے بغیر پورے یقین کے ساتھ اپنے
گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **افلا یتوبون الی الله ویستغفرونه ط والله غفور رحیم۔(المآئدة:٧٤)** تو کیوں رجوع نہیں کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ **وهو الذی یقبل التوبة عن عباده۔(الشوری:٢٥)** ۔اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اِذَافَعَلُوْافَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوااللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ص وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّااللّٰهُ ص وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ.اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ

مَّغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَجَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ

فِیۡهَا ط وَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ ط۔ (آل عمران:۱۳۵،۱۳۶)

ترجمہ کنزالایمان:

اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔ ایسوں کا بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں (نیک لوگوں) کا کیا اچھا نیگ (انعام، حصہ) ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ

ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو۔ (پ۲، البقرۃ:۲۲۲)

رَبَّنَا فَاغۡفِرۡلَنَا ذُنُوۡبَنَا وَکَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان لوگوں پر درود و سلام بھیجتے ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے نادم ہوتے ہیں۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں لے جاتا اور ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرتے تو اللہ انہیں معاف فرما دیتا۔۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُالذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب العزت سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا کسی بندے نے گناہ کیا پھر عرض کیا اے اللہ میرے گناہ کو معاف فرما دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا پس وہ جانتا ہے

کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے میرے رب میرے گناہ کو معاف فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے پھر وہ

دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے پھر عرض کرتا ہے۔
اے میرے رب میرے گناہ کو معاف فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے تو جو چاہے کر میں نے تجھے معاف کر دیا عبدالاعلیٰ نے کہا میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا جو چاہو عمل کرو۔۳

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لیے قطرے جو تھے میرے عرق انفعال کے

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

حضرت عبداللہ بن عمر (رض) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری صحابی کے پاس گئے جس پر نزع کا عالم طاری تھا اسکی زبان اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی اچانک اس نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین نے مسکراہٹ کی وجہ دریافت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اس انصاری کی زبان نے ساتھ نہ دیا تو اسنے اپنے دل سے توبہ کرتے ہوئے

آسمان کی طرف نگاہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ
نے فرشتوں سے فرمایاہ دیکھو میرا بندہ زبانی توبہ کرنے سے قاصر ہوا تو اسنے دل سے توبہ کرتے ہوئے شرمساری اور ندامت سے میری طرف دیکھا فرشتو گواہ رہو میں نے اسکی توبہ قبول کرتے ہوئے تمام گناہ معاف کردیئے ہاں اگر اسکے گناہ ریگستان کے ذروں کی مقدار کے برابر بھی ہوتے تو میں معاف فرما دیتا۔۵

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان مسجد کے دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا اور بعد حسرت وندامت کہنے لگا میں اس قابل نہیں ہوں کہ ان نیک بندوں کی صف میں کھڑا ہو سکوں کیونکہ میں گناہوں کے باعث
بہت ناپاک ہو چکا ہوں جو فلاں فلاں گناہ مجھ سے سرزرد ہوئے اسکے نادم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے نبی علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اس شخص کی ندامت کو ہم نے قبول کرلیا ہے آپ اسے بشارت دیجئے کہ اس کا نام ہم نے صدیقین میں درج فرما دیا ہے۔٦

رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَاَنْتَ

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

سچی توبہ:

اگرچہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسکے جرائم اور گناہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں اور کسی کو اس کی سیاہ کاریوں کا علم نہیں لیکن رب علیم وبصیر اور دلوں کے بھید جاننے والا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں وہ ہمارے ہر قول و فعل بلکہ ہمارے دلوں کے ارادوں تک سے باخبر ہے ہماری لغزشیں ،خطائیں، گناہ، اور سیاہ کاریاں اس سے پوشیدہ نہیں ہیں اور جزاوسزا کے دن پرسش بھی ہوگی اور انسان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں صبح زندہ ہے تو شام کا کوئی بھروسہ نہیں رات کو تندرست سویا ہے تو کسی کو یقین نہیں کہ صبح کو زندہ اٹھے گا یا یہ جان اللہ کے حوالے کر چکا ہوگا اور توبہ کرنے کا وقت بھی میسر نہیں ہوگا اسلئے دانشمندی اور دوراندیشی یہی ہے کہ فکر آخرت کے پیش نظر وقت کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے غفوروالرحیم سے مغفرت طلب کرے اور سچے دل سے توبہ کرے اگر توبہ نہیں کرتا تو اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اللہ فرماتا ہے:

ومن لم یتب فاولئک ھم الظالمون. (حجرات:۱۱)اور جو اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ نہ کریں وہ لوگ ظالم ہیں اور فرمایا **یا ایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا** ۔(تحریم:۸)اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو خالص توبہ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِلَّامَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ط وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔

ترجمہ کنزالایمان:

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(پ ۱۹،الفرقان:۷۰)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے ایک نیکی بھی نہ کی تھی جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا مجھے جلا کر میرا آدھا حصہ سمندر میں جبکہ آدھا

حصہ فضا میں اڑا دینا اللہ کی قسم اگر اللہ اسے
عذاب دے گا تو ایسا کہ جہان والوں میں سے کسی کو بھی ایسا عذاب نہ ہوا ہو گا پس جب وہ آدمی مر گیا تو اس کے گھر والوں نے وہی کیا جو انہیں حکم دیا گیا تھا پس اللہ نے فضا کو حکم دیا تو اس نے اس کے ذرات کو جمع کر دیا اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اپنے اندر موجود سب ذرات کو جمع کر دیا پھر فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا اے میرے رب تیرے خوف و ڈر کی وجہ سے تو بہتر جانتا ہے پس اللہ نے اسے معاف فرما دیا۔ ۷

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا کَثِیۡرًا وَّلَا یَغۡفِرُالذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِیۡ مَغۡفِرَۃً مِّنۡ عِنۡدِکَ وَارۡحَمۡنِیۡۤ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو پورا علم ہو جاتا کہ اللہ کا عذاب کتنا ہے تو کوئی بھی اس کی جنت کا لالچ نہ کرتا اگر کافر جان لیتا کہ اللہ کے پاس رحمت کتنی ہے تو کوئی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ ۸

رَبِّ اغۡفِرۡوَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ رَبِّ اغۡفِرۡوَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ

بیان کرتے ہیں ایک گنہگار بندہ اپنے
گھر والوں سے کہنے لگا مجھے یہ بتائیے کیا کوئی ایسا برگزیدہ انسان ہے جو مجھ جیسے خطا کار کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارشی ہوانہوں نے کہا بالکل نہیں وہ گھبرا کر جنگل کی طرف بھاگ کھڑا ہوا زاروقطار روتے روتے زمین پر گر پڑااور پکارنے لگا الٰہی میری بیماری اوراسکے علاج کوتو جانتا ہے تیری بارگاہ میں ایک نہایت خطا کار، خانہ برباد، اعمال صالحہ سے دور بھاگنے والا آج نادم ہوکر تیری رحمت میں پناہ لینے حاضر ہوا ہے
میں ہر دروازے پر گیا مگر تیری جناب میں میرا کوئی سفارشی نہیں بنااور نہ ہی تیری بارگاہ کے سوا میری کوئی پناہ گاہ ہے الٰہی میری ندامت قبول فرمااوراپنے کرم کے شایان شان بہرہ مند کیجیے ندا آئی جو کریم ورحیم کے دروازے پر آ کھڑا ہوجاتا ہے اسکے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے سنئے نہ صرف تیرے گناہ معاف کئے بلکہ تیری برائیوں کوبھی ہم نے
نیکیوں میں بدل دیا ہے تیرے درجات بلند کردیئے ہیں ہاں سنئے جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہےتو آسمان اورزمین کے درمیان ستر قندیلوں سے ہم چراغاں کراتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے لوگوسن لو اس بندے نے اپنے خالق و مالک سے صلح کرلی ہے اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ کسی صالح انسان کا ایک

چرواہے کے پاس سے گزر ہوا کیا دیکھتا ہے۔

کہ بھیڑ، بکریاں اور بھیڑیئے اکٹھے چر رہے ہیں وہ کہنے لگا یہ بڑے تعجب کی بات ہے تم یہ بتاؤ کہ بھیڑیے اور بکریوں نے آپس میں کب سے صلح کر لی ہے؟ کہا جب سے چرواہے نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔۹

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اللہ رب العزت فرماتا ہے میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ان سے معاملہ کرتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی گروہ

میں مجھے یاد کرتا ہے میں بھی اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں (میری رحمت)اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔۱۰

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِ

یُنَ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا التائب من الذنب کمن لاذنب له یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔۱۱

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک بار مدینہ کی گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سامنے آیا اسنے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپا رکھی تھی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اٹھا رکھا ہے؟ اس بوتل میں شراب تھی نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی اسنے دل میں دعا کی یا اللہ عزوجل مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ فرمانا انکے پاس میری پردہ پوشی فرمانا میں کبھی بھی شراب نہیں پیوں گا اسکے بعد نوجوان نے عرض کیا اے امیر المومنین میں سرکہ کی بوتل اٹھائے ہوئے ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے دکھاؤ جب اسنے وہ بوتل آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے کی اور حضرت سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ سرکہ تھا۔۱۲

رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ھے:

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ہ

ترجمہ کنزالایمان:

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کر لیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔(پ۴،النساء:۱۷)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لکھنے والے فرشتو کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اسی طرح اسکے اعضاء یعنی ہاتھ پاؤں کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹا ڈالتا ہے

یہاں تک کے قیامت کے دن جب وہ اللہ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔۱۳

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو نے جب بھی مجھے پکارا اور مجھ سے رجوع کیا میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کر دی اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اور اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے

تو میں تیری بخشش کر دوں گا اور میری ذات بے نیاز ہے اے ابن آدم اگر تیری مجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو گھیر لیں لیکن تو نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں تیرے گناہوں کو بخش دوں گا۔۱۴

رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف تو بہت زیادہ روئے اور کہتے رہے الٰہی میں تیری بارگاہمیں توبہ کے لیے حاضر ہوں کیا تو میری توبہ قبول

نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہ

آدم (علیہ السلام) میں تو زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے ہی عرش معلیٰ پر نقش کر چکا ہوں جو بھی میرا بندہ توبہ واستغفار کے ساتھ میری بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوگا میں اسے مغفرت و بخشش سے نواز دوں گا اور میں توبہ کرنے والوں کو قبروں سے خوش وخرم اور مسکراتا

ہوا اٹھاؤں گا انکی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا کروں گا صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ تو قبل از استغفار ہی قبول فرمالی تھی توبہ واستغفار کا عمل تو اولاد آدم بنی نوع انسان کے لئے بطور تعلیم تھا۔ ۱۵

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا بے شک اللہ عزوجل اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز پتھریلی زمین پر پڑاؤ کرے اسکے ساتھ اسکی سواری بھی ہو جس پر اسکے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو پھر وہ سر رکھ کر سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اسکی سواری جا چکی ہو تو وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ گرمی اور شدت پیاس یا جس وجہ

سے اللہ عزوجل چاہے پریشان ہو

کر کہے میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سورہا تھا یہاں تک کہ مرجاؤں پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لیے سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اسکے پاس اسکی سواری موجود ہو اور اس پر اسکا کھانے پینے کا سامان بھی موجود ہو تو اللہ عزوجل مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کے اپنی سواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔١٦

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنفُسَنَا وَاِن لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِ يْنَ

شیخ طلق بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں پر اس قدر ہیں کہ انکا ادا کرنا ممکن نہیں ہے لہذا چاہیے کہ ہر بندہ جب اٹھے تو توبہ کرے اور رات کو توبہ کر کے سوئے۔١٧

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

کتاب الحقائق میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصرا علان کرا دیئے تھے کہ غرباء کے ہاتھوں میرے سوا کوئی گندم فروخت نہیں کرسکتا جب غرباء آپ کے در پر حاضر ہوتے تو آپ علیہ السلام بلا قیمت انہیں گندم عطا فرما دیتے اس طرح اللہ تعالیٰ محشر میں فرشتوں سے فرمائے گا فرمانبرداروں

کا حساب تم کرلو گناہ گاروں کا حسب میں خود کروں گا اور پھر اپنے کرم سے انہیں مغفرت و بخشش کی خوشخبری سنائے گا۔۱۸

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

اللہ تعالیٰ فرماتا ھے :

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءً ا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَه‘ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا :(النسآء:۱۱۰)

ترجمہ کنز الایمان:

اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ھے :

وَاِنِّیْ لَغَفَّار‘‘ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدٰى:

اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے پھر سیدھے رستے پر چلے اس کو میں بخش دینے والا ہوں۔(طه:۸۲)

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ہ

ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند

رکھتا ہے ستھروں کو۔(پ ۲،البقرۃ: ۲۲۲)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو بے شک میں بھی دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔۱۹

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: بے شک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جلاء (صفائی) طلب مغفرت ہے۔۲۰

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے استغفار کو لازم پکڑ لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلوں میں آسانی، ہر غم سے آزادی اور بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔۲۱

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ

مِنْ عَمَلِیْ

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ الٰہی میری خطا کو جنت میں ہی کیوں نہ معاف فرما دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری چاہت تھی کہ میں تجھے دنیا میں بھیجتا اور ہزاروں لاکھوں گناہ گار لوگ میری بارگاہ عالیہ میں اپنے گناہوں سے معافی طلب فرماتے اور میں ان پر اپنا کرم فرماتا اگر جنت میں تجھے بخش دیتا تو میرا کرم محض ایک پر ہوتا اور اب تو میرا کرم ہر ایک پر بخوبی ظاہر ہے۔۲۲

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِ يْنَ

نبی پاک عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں گناہ گار جو گناہ کرتا ہے اسکی گناہ کی وجہ سے جنت حاصل کر لیتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اس گناہ پر شرمندہ ہو کر تائب ہوتا ہے تو اسے نہ صرف معاف فرما دیا جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے کا حکم فرما دیتا ہے۔۲۳

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ھے :

یٰۤاَ یُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحًاؕ عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّکَفِّرَ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیُدۡ خِلَکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ ۙ۔

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہوجائے قریب ہے ۔تمہارا رب تمہاری تمام برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جنکے نیچے نہریں بہیں ۔(پ ۲۸ ،التحریم :۸)

رَبَّنَا فَاغۡفِرۡلَنَا ذُنُوۡبَنَا وَکَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تک بندے کی روح حلقوم تک نہ پہنچ جائے اللہ عزوجل بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے ۔ ۲۵

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:**ان الحسنت یذھبن السیات** نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں. (ھود:۱۱۴)

اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تب بھی اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔ ۲۶

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

حضرت سیدنا ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کی اور ایمان کی مثال اپنی کھونٹی (کلہ) کے ساتھ بندے ہوئے گھوڑے کی طرح ہے (یعنی گویا مومن کے دل میں ایمان بندھا ہوا ہے)

کہ گھوڑا کبھی اچھلتا کودتا ہے پھر اپنی کھونٹی (کلے) کے پاس لوٹ آتا ہے چنانچہ مومن کبھی بھول چوک میں گناہ کر بیٹھتا ہے پھر لوٹ آتا ہے (یعنی توبہ کرتا ہے) تو تم اپنے کھانے پرہیز گاروں کو کھلایا کرو اور نیکی کے کام اہل ایمان کے ساتھ کیا کرو۔ ۲۷

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حق تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی

ہے۔۲۸

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِ يْنَ

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس آدمی کی مثال جو پہلے برائیوں میں مشغول تھا پھر نیک اعمال کرنے لگا اس شخص کی طرح ہے کہ جس کے بدن پر تنگ زرہ ہو جو اس کی گردن گھونٹ رہی ہو

پھر اسنے ایک نیک عمل کیا تو اس زرہ کا ایک حلقہ کھل گیا پھر دوسرا نیک کام کیا تو دوسرا حلقہ کھل گیا (اور پھر نیک عمل کرتا چلا گیا) حتیٰ کہ وہ تنگ زرہ کھل کر زمین پر آ گری۔۲۹

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

عطا ابن ابی رباح رحمتہ اللہ علیہ اللہ ایک بزرگ اور صالح بندے گزرے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات القا فرمائی کہ اے عطا ان لوگوں سے کہہ دو اکہ اگر ان کو رزق کی تھوڑی سے تنگی پہنچے تو یہ فوراً محفل میں بیٹھ کر میرے شکوے کرنا شروع کر دیتے ہیں جب کہ ان کے نامہ اعمال گناہوں سے بھرے ہوئے میرے پاس آتے ہیں

مگر میں فرشتوں کی محفل میں ان کی شکایتیں بیان نہیں کرتا۔۲،۲۹

الله تعالیٰ فرماتا ھے :

فَـمَنْ تَابَ مِنْ م بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہ

ترجمہ کنزالایمان: تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا کچھ شک نہیں کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(پ٦،المآئدہ: ٣٩)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الله تعالیٰ فرماتا ھے۔

وَهُـوَالَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ لا .

ترجمہ کنزالایمان:

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔(الشوریٰ : ٢٥)

رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخصوں کو جہنم سے باہر لایا جائے گا حق تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جو عذاب تم نے دیکھا وہ تمھارے ہی عملوں کے سبب سے تھا میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہوں پھر ان کو دوبارہ جہنم میں ڈالے جانے کا حکم دیا جائے گا ان میں سے ایک شخص جلدی جلدی دوزخ کی طرف جائے گا اور کہتا جائے گا کہ میں گناہوں کے بوجھ سے اتنا ڈر گیا ہوں

کہ اب اس حکم کو پورا کرنے میں کوتاہی نہیں کرسکتا اور دوسرا کہے گا کہ یاالٰہی عزوجل میں نیک گمان رکھتا تھا اور مجھے امید تھی کہ ایک مرتبہ دوزخ سے نکالے جانے کے بعد دوبارہ دوزخ میں ڈالنا تیری رحمت گوارہ نہ کرے گی تب اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے گی اور ان دونوں کو جنت میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔۳۰

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش کے دن سو رحمتوں کو پیدا فرمایا ہر رحمت آسمان و زمین کے درمیانی خلاء کے برابر ہے ان میں سے زمین میں ایک رحمت مقرر فرمائی جس کی وجہ

سے والدہ اپنے بچہ سے شفقت ومحبت کرتی ہے اوروحشی جانوراور پرندے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اس رحمت کے ساتھ اپنی رحمتوں کو مکمل فرمائے گا۔۳۱

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک جنات ،انسانوں، چوپاؤں اور کیڑے مکوڑوں کے لیے نازل کی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت ومہربانی اور رحم کرتے ہیں اوراس کی وجہ سے وحشی جانوراپنے بچوں پر شفقت کرتا ہے اوراللہ نے ننانوے رحمتیں بچا کر رکھیں ہیں جن سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔۳۲

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے اور قیدیوں میں سے ایک عورت

کسی کو تلاش کر رہی تھی اس نے قیدیوں
میں سے بچے کو پایا اس نے اسے اٹھا کر اپنے پیٹ سے لگایا اور اسے دودھ پلانا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟ ہم نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم جہاں تک اس کی قدرت ہوئی اسے نہ پھینکے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے اپنے بچے پر رحم کرنے زیادہ اللہ اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا ہے۔۳۳

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اسے زنا کا حمل تھا وہ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ کام (یعنی زنا) کر بیٹھی ہوں جس پر حد واجب ہوتی ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر حد قائم فرمادیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے ولی کو بلا کر ارشاد فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب وضع حمل ہو جائے تو اسے میرے پاس لے آنا پھر ایسا ہی ہوا (یعنی وضع حمل

کے بعد ولی اسے لے کر حاضر خدمت ہو گیا)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے اسکے کپڑوں کے ساتھ باندھ دیا جائے پھر اسے رجم کر دیا گیا پھر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھ دی ہے حالانکہ اسنے زنا کا ارتکاب کیا تھا

اس پر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسکی یہ توبہ اہل مدینہ کے ستر افراد پر تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہو جائے (یعنی انکی مغفرت ہو جائے) اور کیا تم اس سے افضل کوئی عمل پاتے ہو کہ اس نے جان خود اللہ عزوجل کے لیے پیش کر دی۔ ۳۴

رَبَّنَا ظَلَمۡنَا اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡلَنَا وَ تَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِ یۡنَ

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا اللہ تعالٰی بروں پر رحم وکرم کیوں فرماتا ہے؟ آپ نے فرمایا دو برتن لاؤ برتن لائے گئے ایک صاف ستھرا اور ایک گندہ انہیں بارش میں رکھ دیا گیا وہ دونوں بھر گئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رحمت خداوندی کی بھی یہی کیفیت ہے جو نیک و بد

دونوں پر برستی ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی تو اپنے بندوں پر کتنا بڑا کرم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں گنہگاروں کو بذریعہ عذاب و عقاب گناہ سے باز نہیں رکھتا بلکہ بذریعہ احسان انہیں بچاتا ہوں تاکہ مجھ سے احسان کے بدلے شرم وحیا کریں اور توبہ کی طرف مائل ہوں۔ ۳۵

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

شیخ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ایک پیغمبر کو حکم دیا کہ گنہگاروں کو بشارت دے دو کہ اگر وہ توبہ کریں گے تو میں قبول کروں گا اور میرے دوستوں کو یہ وعید سناؤ (یعنی اس بات سے ڈراؤ) کہ اگر میں انکے ساتھ عدل وانصاف سے پیش آؤں تو سب کو سزا دوں (یعنی سب مستحق سزا ہوں گے)۔۳۶

رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ہ

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔(پ ۱۸، النور: ۳۱)

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کی رحمت سے ناامید نا ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔(الزمر:۵۳)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اپنی امت کے گناہوں کے سبب متفکر (فکرمند) بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک پرندے پر نظر پڑی جو زر و جواہرت سے سجا ہوا اور حسن و خوبی سے آراستہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی خوبصورتی اور زیبائی پر تعجب فرمایا پھر اس پرندے نے ریت کے ٹیلے سے چند ذرے اٹھائے اور پرواز کر گیا تھوڑی دیر بعد حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے اس ٹیلے سے اپنی چونچ میں کچھ اٹھایا تھا اور اسکو دریا میں ڈال دیا تھا یہ کیا معاملہ ہے؟ پرندہ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ٹیلے سے ریت کے چند

ذرے چونچ میں ڈال کرایک دریا میں

پھینک رہا تھا کہ دریا کے آگے بندھ باندھ سکوں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ریت کے ذروں سے تو دریا کبھی بند نہیں ہو سکتے مجھے تو بظاہر خوبصورت نظر آتا ہے مگر میں سمجھتا ہوں تو بڑا بے عقل ہے وہ عرض گزار ہوا سرکار میں فرشتہ ہوں بصورت پرندہ ایک مثال بن کر حاضر ہوا ہوں چونکہ آپ صلی اللہ متفکر بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فکر مندی سے خاموش بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو نہ بھایا مجھے حکم ہوا فوراجاؤ

اور میرے محبوب کے سامنے مثال پیش کرو چنانچہ جو کچھ ظہور پذیر ہوا یہ اسی حقیقت پر مبنی ہے کہ جیسے میں اپنی چونچ میں ریت کے ذروں سے دریا کے سامنے بند نہیں باندھ سکتا ہوں ایسے ہی اس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ کی امت کے گناہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیع دریا کے سامنے اتنی حیثیت نہیں رکھتے جتنی ایک پرندہ ریت اٹھا کر دریا میں ڈالنے لگے۔۳۷

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام آپس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ بڑے تعجب کی بات کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان

بندوں کو بھی رزق عطا فرما رہا ہے۔

طرح طرح کی نعمتوں سے نواز رکھا ہے نافرمانی پر عذاب میں گرفتار نہیں کرتا حضرت میکائیل علیہ السلام بولے بندے کی نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی شان میں کچھ کمی نہیں آتی اور فرمانبرداری سے کوئی اسکی عظمت میں اضافہ نہیں کر سکتا جب اسے اطاعت و معصیت سے کوئی نفع اور نقصان نہیں تو وہ انہیں عذاب میں کیوں مبتلا کرے۔ ۳۸

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ایسے بندے کو لایا جائے گا جسکے گناہ ریگستان کے ذروں کے برابر ہوں گے حکم ہوگا فرشتو اسے دوزخ میں لے چلو وہ چلتے چلتے ادھر ادھر دیکھنے لگے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

تو ادھر ادھر کیا دیکھ رہا ہے وہ عرض گزار ہوگا الٰہی میں نے تو اپنی تمام امیدیں تجھ سے وابستہ کر رکھیں تھیں اور اب بھی میں ناامید نہیں ہوں اسی بناء پر ادھر ادھر دیکھ رہا ہوں شاید تیرا کرم میرا دامن پکڑ لے اللہ تعالیٰ ارشاد

فرمائے گا مجھے اپنے عزت وجلال کی

قسم میرے بندہ اگر چہ تیرا گمان پختہ نہیں تب بھی تیری زبان سے یہ نکل رہا ہے کہ میں مایوس نہیں ہوں لہذا فرشتوں کو گواہ بناتا ہوا تیرا دعوی قبول کرتا ہوں جاؤ میں نے تجھے مغفرت وبخشش سے نواز دیا۔ ۳۹

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آدھی رات گزرنے کے بعد جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا راستے میں میں نے دیکھا کہ چار آدمی ایک جنازہ اٹھائے جارہے ہیں میں سمجھا کہ شاید انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور لاش ٹھکانے لگانے کے لیے کہیں لے جا رہے ہیں جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے ہمت کر کے انسے پوچھا اللہ عزوجل کا جو حق تم پر ہے اسکو سامنے رکھتے ہوئے

میرے سوال کا جواب دو کیا تم نے اسے خود قتل کیا ہے یا کسی اور نے اور اب تم ٹھکانے لگانے کے لیے کہاں لے جارہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم نے نہ تو اسکو قتل کیا ہے اور نہ ہی یہ مقتول ہے بلکہ ہم مزدور ہیں اور اسکی ماں نے ہمیں مزدوری دینی ہے وہ اسکی قبر کے پاس ہمارا انتظار کر رہی ہے آؤ

تم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ میں حیرت کی
وجہ سے انکے ساتھ ہولیا ہم قبرستان میں پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ایک تازہ کھدی ہوئی قبر کے پاس ایک بوڑھی خاتون کھڑی تھیں میں انکے قریب گیا اور پوچھا اماں جان آپ اپنے بیٹے کے جنازے کو دن کے وقت یہاں کیوں نہیں لائیں؟ تاکہ اور لوگ بھی اسکے کفن دفن میں شریک ہو جاتے انہوں نے کہا یہ جنازہ میرے لخت جگر کا ہے
میرا یہ بیٹا شرابی اور گناہ گار تھا ہر وقت شراب کے نشے اور گناہ کی دلدل میں غرق رہتا تھا جب اسکی موت کا وقت قریب آیا تو اسنے مجھے بلا کر تین چیزوں کی وصیت کی جب میں جاؤں تو میری گردن میں رسی ڈال کر گھر کے اردگرد گھسیٹنا اور لوگوں کو کہنا کہ گنہگاروں اور نافرمانوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔

۲) مجھے رات کے وقت دفن کرنا کیونکہ دن کے وقت جو بھی میرے جنازے کو دیکھے گا مجھے لعن طعن کرے گا۔

۳) جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو میرے ساتھ اپنا ایک سفید بال بھی رکھ دینا کیونکہ اللہ عزوجل سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے اسکی وجہ سے عذاب سے بچالے جب یہ فوت ہوگیا تو میں نے اسکی پہلی وصیت کے

مطابق جب اسکے گلے میں رسی ڈالی اور
اسے گھسیٹنے لگی تو ہاتف غیب سے آواز آئی اے بڑھیا اسے یوں مت گھسیٹو اللہ عزوجل نے اسے اپنے گناہوں پر شرمندگی کی وجہ سے معاف فرما دیا ہے جب میں نے اس بوڑھی عورت کی یہ بات سنی تو میں اس جنازے کے پاس گیا اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا میں نے اسکی بوڑھی ماں کے سر کا ایک سفید بال بھی قبر میں رکھ دیا اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم اسکی قبر کو بند کرنے لگے
تو اسکے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اسنے اپنا ہاتھ کفن سے باہر نکال کر باہر بلند کیا اور آنکھیں کھول دیں میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا لیکن اس نے ہمیں مخاطب کر کے مسکراتے ہوئے کہا اے شیخ ہمارا رب عزوجل بڑا غفور ورحیم ہے وہ احسان کرنے والے کو بھی بخش دیتا ہے اور گنہگاروں کو بھی معاف فرما دیتا ہے یہ کہہ کر اس نے ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کر لیں ہم سب نے اسکی قبر کو بند کر دیا اور اس پر مٹی درست کر کے واپس آ گئے۔[۴۰]

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِ يْنَ

ایک آدمی نے حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک آدمی

نے گناہ کرلیا کیا اسکی توبہ کی کوئی صورت ہے؟

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے منہ دوسری طرف کرلیا پھر دوبارہ ادھر توجہ کی تو انکی آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں سب کھلتے اور بند ہوتے ہیں سوائے توبہ کے جو بند نہیں ہوتا اس لیے کہ توبہ کے دروازے پر ایک فرشتہ مقرر ہے اس لیے نیک عمل کرو اور مایوس نہ ہو۔[۴۱]

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَ فَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک گنہگار کو علماء کی جماعت میں بھیجا جائے گا وہ اسے اپنے پاس نہیں آنے دیں گے پھر نمازیوں کی صف میں شامل ہونا چاہے گا وہ بھی اسے بھگا دیں گے پھر وہ بڑی حسرت سے کہے گا ہائے افسوس یہ کتنی بڑی رسوائی ہے اب سوائے دوزخ کے میرا ٹھکانہ نہیں پس وہ خود ہی دوزخ کی طرف روانہ ہوگا۔

فرشتہ دوزخ کہے گا تو کہاں جا رہا ہے وہ کہے گا دوزخ کی طرف مالک پھر پوچھے گا تو کس کا امتی ہے وہ کہے گا نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہوں فرشتہ کہے گا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں گھس جا وہ کہے گا امت محمد یہ کدھر ہے مالک کہے گا وہ عرش کے نیچے ہے وہ جب وہاں

پہنچے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد
فرما رہے ہوں گا جسکا کوئی ہمدرد نہیں جسکا کوئی رفیق نہیں جسکا کوئی سفارشی نہیں آئے میرے پاس میں اسکی غمخواری کروں میں اسکی سفارش کروں چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگا پھر آپکی سفارش سے جنت میں چلا جائے گا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب انسان لوگوں سے مایوس ہوکر میری طرف لوٹتا ہے تو میں اسے مایوس نہیں لوٹاتا جب بندہ میری ذات پر اعتماد کر لیتا ہے تو وہ اپنے یقین محکم کے باعث مجھے پالیتا ہے۔۴۲

رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ھے :

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَه' يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ.

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اسکے گرد ہیں اپنے رب کی

تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بولتے

اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے تیرے رحمت وعلم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (پ ۲۴، المئو من: ۷)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سارے انسان خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔۴۳

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہا اے میرے رب مجھے تیری عزت وجلال کی قسم!

جب تک بندوں کے جسموں میں روح باقی ہے میں انہیں بہکاتا رہوں گا اللہ تعالیٰ نے جواباً ارشاد فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال اور بلند مقام کی قسم میں ہمیشہ اس وقت تک انکی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے مغفرت

مانگتے رہیں گے۔۴۴

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا جس نے بیس سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی پھر بیس سال تک نافرمانی کی پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی میں بال سفید تھے وہ غم زدہ ہوگیا اور کہنے لگا اے میرے خدا میں نے بیس سال تک تیری عبادت کیا اور بیس سال تک تیری نا فرمانی کیا اگر میں تیری طرف آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہوگی۔

اسنے کسی کہنے والے کی آواز سنی تم نے ہم سے محبت کی ہم نے تم سے محبت کی پھر تو نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا تو نے ہماری نافرمانی کیا اور ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تو توبہ کر کے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔۴۵

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

ایک آدمی توبہ پر پختہ نہیں رہتا تھا جب بھی توبہ کرتا توڑ ڈالتا بیس سال تک اسکی یہی حالت رہی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میرے بندے سے کہو کہ میں اس پر غضبناک ہوں حضرت موسی علیہ السلام نے اس آدمی تک یہ پیغام پہنچادیا وہ بڑا غمگین ہوا اور صحرا کی طرف چل پڑا وہ کہہ رہا تھا۔

اے میرے خدا کیا تیری رحمت ختم ہوگئی یا تجھے میری نافرمانی نے نقصان دیا یا تیری رحمت کے خزانے ختم ہو گئے؟ کونسا گناہ تیری قدیم صفات عفووکرم سے بڑا ہے؟ جب تو اپنے بندوں پر رحمت بند کردے گا تو وہ کس سے امید رکھیں گے؟ اگر تو نے انہیں رد کردیا تو وہ کس کے پاس جائیں گے؟ اگر تیری رحمت ختم ہوگئی

اور مجھے عذاب دینا لازم ہوگیا تو پھر اپنے تمام بندوں کا عذاب مجھ پر کردے میں اپنی جان انکے بدلے پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسی علیہ السلام اسکی طرف جاؤ اور کہو کہ اگر تیرے گناہ زمین بھر کے برابر ہوں تب بھی تجھے بخش دوں گا کہ تو نے میرے کمال قدرت اور کمال عفو ورحمت کو جان لیا۔۴۶

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِ یْنَ

سورۂ نحل کی تفسیر میں حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا الٰہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی تیرے اور تیرے حبیب کے ساتھ محض محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن بکثرت نافرمانی کی طرف مائل ہیں

حالانکہ میرے ساتھ دشمنی بھی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب کے امتی جو ہمارے ساتھ دعوی محبت کرتے اور تیرے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں میں انہیں خطاوار ہونے کے باوجود بخش دوں گا اگر چہ وہ عملی طور پر کمزور اور تیری طرف راغب ہی کیوں نہ ہوں۔ ۴۷

رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

اللہ تعالیٰ فرماتا ھے:

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مَتَابًا۔(الفرقان:۷۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیے تھی۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْہِ ط اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّ وَدُوْدٌ۔ (ھود: ۹۰)

اور اپنے رب سے بخشش مانگو اور اسکے آگے توبہ کرو بے شک میرا پروردگار مہربان محبت والا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

بیان کرتے ہیں جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں سے نکالا گیا تو آپ کے انوار و تجلیات نے کنعان (شام) کے پہاڑوں کو منور کر دیا جس کے باعث انکے بھائیوں کو کنوئیں سے برآمدگی کا پتا چلا چنانچہ وہ سبھی آپکے پاس پہنچے اور آپکو فروخت کر دیا اسی طرح جب خطا وار اپنے گناہوں کے باعث روتا ہوا معافی مانگتا ہے

تو اسکی توبہ کے انوار و تجلیات کی تابش عرش تک پہنچ جاتی ہے فرشتے دریافت کرتے ہیں یہ کیسا نور ہے الٰہی؟ جواب دیا جاتا ہے یہ میرے اس بندے کی توبہ کا نور ہے جو گناہوں کے کنوئیں میں گرا ہوا تھا آج توبہ کی رسی پکڑ کر ضلالت کے کنوئیں سے نکلا ہے یہ اسکی توبہ کا نور ہے حضرت حوا کے آنسو جوہرات بن گئے تھے اسی طرح جواہرت کے روحانی بازار میں گنہگار کے

آنسو بھی موتی کر چمکتے ہیں

جب وہ خوف خدا میں توبہ کرتا ہوا چار آنسو بہاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے آؤ میرے بندے کے آنسوؤں کی قیمت لگاؤ وہ عرض گزار ہوتے ہیں اسکے آنسوؤں کی قیمت یہی ہے کہ اسے بخشش سے نوازا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسکی قیمت بخشش سے کہیں زیادہ ہے۔

وہ پھر عرض کرتے ہیں اسکی قیمت یہ ہے کہ اسے جنت عطا فرمائی جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسکے آنسوؤں کی قیمت جنت سے بھی زیادہ ہے فرشتے عرض پھر کرتے ہیں الٰہی پھر ہم اسکی قیمت کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے اس وقت ارشاد ہوتا ہے اسکے آنسوؤں کی قیمت میرا دیدار ہے۔ ۴۸

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پیاسے کا ٹھنڈے پانی کو جیسے خوشی ومحبت سے پینا آسان ہے توبہ کرنے والے کو مرجانا اس سے بھی آسان ہیں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ گناہ سے توبہ اختیار کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراما کاتبین کو حکم فرماتا ہے اسکے گناہوں کو مٹادو تا کہ قیامت میں یہ بندہ مجھے نہایت پاکیزہ حالت میں ملے یہاں تک کہ

اسکے گناہ کا گواہ تک نہ رہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ گناہ پر ندامت کرنے والے کو مغفرت سے نواز دیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ توبہ کرے۔۴۹

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا كَثِيۡرًا وَّلَا يَغۡفِرُالذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِیۡ مَغۡفِرَةً مِّنۡ عِنۡدِكَ وَارۡحَمۡنِیۡٓ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ۔

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور جب گناہ گار حاضر ہو کر پکارتا ہے یا اللہ تو اسکی آواز سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اور پیاری آواز نہیں ہے اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مامن صوت احب الی اللہ تعالیٰ من عبد مذنب یقول یارب فیقول لبیک عبدی ،اشھد کم یا ملائکتی انی قد غفرت له .

لبیک میرے بندے فرشتو تم اس بات پر گواہ بن جاؤ بے شک ضرور میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔۵۰

اَللّٰهُمَّ مَغۡفِرَتُكَ اَوۡسَعُ مِنۡ ذُنُوۡبِیۡ وَرَحۡمَتُكَ اَرۡجٰی عِنۡدِیۡ مِنۡ عَمَلِیۡ

حدائق ابن ملقن میں ہے کہ بنی اسرائیل ایک مرتبہ قحط سے دوچار ہوئے تو

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں
بارش کے لیے عرض گزار ہوئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ رحمت و کرم کی بارش عطا فرمائے اور قحط دور ہو حضرت موسی علیہ السلام رب العالمین کے حضور یوں عرض گزار ہوئے الہٰی رحمتہ اللعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے بارش عطا فرما ممکن ہے میرے پاس تو کوئی کمی محسوس فرماتا ہوگا کہتے ہیں آسمان بالکل صاف تھا شدت کی گرمی پڑ رہی تھی جیسے ہی کلیم اللہ علیہ السلام نے بارگاہ الہٰی میں مناجات
کی خدایا اگر میرے اندر کوئی کمی واقع ہو چکی ہے تو اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے بارش عطا فرما اللہ تعالیٰ نے کلیم اللہ کی طرف وحی نازل فرمائی میرے کلیم تیرے اندر کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی البتہ تیری قوم میں ایک شخص ہے چالیس سال سے میری نافرمانی کرتا آرہا ہے اسکی نحوست سے باعث بارش روک دی گئی ہے
حضرت موسی علیہ السلام قوم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا جو چالیس سال سے مسلسل اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال رہا ہے میں اسے قسم دیتا ہوں فوری طور پر یہاں سے نکل جائے جب نافرمان نے یہ بات سنی تو دل ہی دل میں کہنے لگا اگر میں باہر نکل کھڑا ہوا تو ساری قوم کے سامنے شرمسار

ہونا پڑے گا یہ تصور کرتے ہی اسنے اپنا
چہرہ گریبان میں ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے لگا دیکھتے ہی دیکھتے موسلا دھار بارش شروع ہوگئی حضرت کلیم اللہ علیہ السلام یہ منظر دیکھ کر عرض گزار ہوئے الٰہی یہ کیا ماجرا ہے؟ یہ کس کے صدقے بارش عنایت ہوئی؟ حکم ہوا یہ اسی نافرمان کہ وجہ سے
جس نے تیری آواز سنتے ہی اپنے گریبان میں منہ ڈالا اور سچی توبہ اختیار کی حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے اب اس توبہ کرنے والے کی زیارت سے نواز دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب وہ نافرمان تھا اس وقت میں نے اسے لوگوں کے سامنے رسوا نہ کیا اب کیسے کرسکتا ہوں جبکہ وہ سچے دل سے تائب ہو چکا ہے۔۵۱

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِ يْنَ

رحمت حق بہانہ می جوید بہانمی جوید اللہ تعالیٰ کی رحمت بہانہ تلاش کرتی ہے بخشش کا قیمت نہیں مانگتی

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

ایک آدمی نے ابن عمر (رض) سے کہا آپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے۔
انہوں نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا قیامت کے دن ایک مومن اپنے رب کے قریب کیا جائے گا یہاں تک کے کہ اللہ اس پر اپنی رحمت کا پردہ ڈال دے گا پھر اس سے اسکے گناہوں کا اقرار کروایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔
کیا تو جانتا ہے وہ عرض کرے گا اے رب میں جانتا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا ہے اور آج کے دن تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں پھر اسے اسکی نیکیوں کا اعمال نامہ دیا جائے گا اور کفار و منافقین کو علی الاعلان لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ ۵۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ بارگاہ میں عرض کیا یا الٰہی جب کوئی اطاعت گزار تجھے پکارتا ہے یا اللہ تو اسکے جواب میں تو کیا فرماتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لبیک حضرت موسیٰ
نے پھر عرض کیا اگر زاہد کہے یا اللہ تو اسکے جواب میں کیا فرماتا ہے؟ ارشاد ہوا لبیک نیز آپ عرض گزار ہوئے جب گنہگار بندہ تجھے پکارتا ہے یا اللہ تو پھر کیا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے کہا لبیک لبیک لبیک اور ارشاد فرمایا کلیم اللہ سنئے اطاعت گزار اور زاہد کو تو
اپنی اطاعت وزہد پر بھروسہ تھا مگر گنہگار کو تو صرف میری رحمت ہی درکار تھی میں اپنے دروازے سے کسی کو مایوس نہیں لوٹا تا اس لیے کہ وہ تو مجھی پر بھروسہ کرتا ہے اور میرا ارشاد ہے جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے اسے میں ہی کفایت کروں گا۔۵۳

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضرت نیشا پوری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ کہنے لگا جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوا تو چند باتوں کے بعد مجھے جہنم لے جانے کا حکم ہوا میں نے عرض کیا الٰہی آپ کے متعلق میرا یہ گمان ہرگز نہیں تھا ارشاد ہوا بتاؤ پھر تمہارا میرے بارے میں کیا گمان تھا تو میں نے حدیث پیش کردی

کہ مجھے یحٰیی نے شعبہ سے بروایت
قتادہ حضرت انس اورانہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا ہے کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا۔ **انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی مایشاء**
کہ میرا بندہ جیسے میرے بارے میں گمان رکھتا ہے میں ویسے ہی اس سے سلوک کرتا ہوں پس میرا یہ کہنا ہی تھا کہ ارشاد ہوا: یحٰیی ،شعبہ،قتادہ،انس، نبی کریم اور جبرئیل نے سچ کہا کہ میں نے ایسے ہی فرمایا ہے پھر مجھے خوش کردیا گیا اور مجھے زرق برق کے ستر جوڑے عطا فرمائے ،سر پر تاج سجایا،خادموں کے جلوس میں جنت میں پہنچایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نیک گمان جنت کی قیمت ہے۔۵۴

اَسۡتَغۡفِرُاللّٰهَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے سیدنا ابوغالبؒ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں شام گیا اور قبیلہ قیس کے ایک معزز شخص کے پاس ٹھہرا اس کا ایک نافرمان بھتیجا تھا وہ اپنے بھتیجے کو بہت سمجھاتا ، مارتا، نیکی کا حکم دیتا، برائی سے منع کرتا لیکن وہ نہ مانتا تھا وہ لڑکا بیمار ہوگیا اسنے اپنے چچا کو بلوایا لیکن چچا نے

جانے سے انکار کردیا مگر میں اسے مجبور
کر کے اسکے پاس لے گیا جیسے ہی ہم وہاں پہنچے تو اس نے بھتیجے کو اس طرح برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ اے دشمن خدا کیا تو ایسا ایسا نہیں اور تو نے یہ یہ کرتوت نہیں کئے؟ لڑکے نے کہا چچا جان یہ تو بتایئے اگر اللہ عزوجل مجھے میری ماں کے حوالے کر دے تو وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟ چچا کہنے لگا وہ تو تجھے یقیناً جنت بھیج دے گی

نوجوان نے کہا بخدا میرا رب عزوجل ضرور بالضرور مجھ پر میری ماں سے زیادہ مہربان ہے پھر لڑکے کا انتقال ہو گیا اور اسکے چچا نے اسے دفنا دیا جب اسکی قبر اینٹیں رکھی جا رہی تھیں تو ایک قبر میں گر گئی چچا چھلانگ لگا کر پیچھے ہٹ گیا میں نے کہا خیریت تو ہے؟ وہ کہنے لگا اسکی قبر نور سے معمور اور تا حد کشادہ کر دی گئی ہے۔ ۵۵

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

حضرت سیدنا حمید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا ایک بگڑا ہوا بھانجا تھا وہ بیمار ہو گیا تو میری بہن نے مجھے بلوایا جب میں وہاں پہنچا تو میری بہن اسکے سرہانے بیٹھی رو رہی تھی میرا بھانجا مجھ سے پوچھنے لگا ماموں جان یہ کیوں رو رہی ہیں میں نے کہا تم نہیں جانتے یہ کیوں رو رہی ہیں؟ وہ بولا کیا میری ماں

مجھ پر مہربان نہیں ہے؟ میں نے کہا۔

کیوں نہیں؟ تو میرا بھانجا بولا خدائے کریم مجھ پر میری ماں سے زیادہ رحم و کرم فرمانے والا ہے پھر جب وہ مر گیا تو ہم نے اسے مل کر قبر میں اتارا اور اینٹیں سیدھی کرتے ہوئے قبر میں اچانک نظر پڑی تو وہ حد نگاہ کھلی تھی میں نے اپنے ساتھی سے کہا کیا تم بھی وہی دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں ؟انہوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو بس میں سمجھ گیا کہ یہ اسی بات کی برکت ہے جو اسنے مرنے سے پہلے کہی تھی۔ ۵۶

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا کَثِیۡرًا وَّلَا یَغۡفِرُالذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِیۡ مَغۡفِرَۃً مِّنۡ عِنۡدِکَ وَارۡحَمۡنِیۡٓ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ.

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے تا کہ دن کے گناہ گار کی توبہ قبول کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا رہتا ہے تا کہ رات کے گناہ گار کی توبہ قبول کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ ۵۷

رَبَّنَا ظَلَمۡنَا اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡلَنَا وَ تَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِ

یُنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حد (کے جرم تک) پہنچ گیا ہوں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر حد قائم فرمائیں نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جب نماز پوری کر چکا

تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بارے میں اللہ کا فیصلہ قائم کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں شریک تھا اس نے عرض کیا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق تجھے معاف کیا جا چکا ہے۔۵۸

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِىْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

بنی اسرائیل میں ایک آدمی رہتا تھا اسکا نام نصوح تھا وہ ایک عورت نما آدمی تھا باریک آواز بغیر داڑھی اور نازک اندام مرد تھا وہ اپنی ظاہری شکل و

صورت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔
زنانہ حمام میں عورتوں کا مساج کرتا اور میل اتارتا تھا کوئی بھی اسکی حقیقت نہیں جانتا تھا اور اسکو سارے عورت سمجھتے تھے یہ طریقہ اسکے لئے کمائی کا ذریعہ بھی تھا اور عورتوں سے جسمانی لذت لینے کا بھی کئی بار وجدان کے ملامت کرنے پر اسنے اس کام سے توبہ کی لیکن پھر توبہ توڑتا رہا ایک دن بادشاہ کی بیٹی حمام گئی اور مساج کے بعد پتہ چلا کہ اسکا قیمتی موتی یا ہیرا کھو گیا ہے۔
بادشاہ کی بیٹی نے حکم دیا کہ سب کی تلاشی لی جائے سب کی تلاشی لی گئی لیکن ہیرا نہ ملا نصوح رسوائی کے ڈر سے ایک جگہ چھپ گیا جب اسنے دیکھا کہ شہزادی کی کنیزیں اسے ڈھونڈ رہی ہیں سچے دل سے خدا کو پکارا اور خدا کی درگاہ میں دل سے توبہ کی اور وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی بھی یہ کام نہیں کروں گا میری لاج رکھ۔
اچانک باہر سے آواز آئی کہ نصوح کو چھوڑ دو ہیرا مل گیا ہے نصوح نم آنکھوں سے شہزادی سے رخصتی لے کر گھر آ گیا نصوح نے قدرت کا کرشمہ دیکھ لیا تھا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس کام سے توبہ کر لی کئی دنوں سے حمام میں نہ جانے پر ایک دن شہزادی نے اسے بلاوا بھیجا کہ حمام آ کر میرا مساج کرے

لیکن نصوح نے بہانہ بنایا کہ میرے
ہاتھ میں درد ہے میں مساج نہیں کرسکتا اسکے بعد کبھی وہ حمام نہیں گیا نصوح نے دیکھا کہ اس شہر میں رہنا اسکے لیے مناسب نہیں سبھی عورتیں اسکو چاہتی ہیں اور اسکے ہاتھ سے مساج کروانا پسند کرتی ہیں اسنے اپنی زندگی میں غلط طریقے سے جتنا بھی مال کمایا تھا سب غریبوں میں بانٹ دیا اور شہر سے نکل کر کئی میل دور ایک پہاڑی پر ڈیرہ ڈال کر عبادت خدا میں مصروف ہو گیا ایک دن اسکی نظر ایک بھینس پر پڑی
جو اسکے قریب گھاس چر رہی تھی اسنے سوچا کہ یہ کسی چرواہے سے بھاگ کر یہاں آ گئی ہے تب تک میں اسکی دیکھ بھال کرتا ہوں جب تک کہ اسکا مالک نہ آ جائے لہذا اسکی دیکھ بھال کرنے لگا کچھ دنوں بعد بھینس نے بچہ جنا اور نصوح بھینس کا دودھ استعمال کرنے لگا کچھ دنوں بعد ایک تجارتی قافلہ راستہ بھول کر ادھر آ گیا سارے پیاس
سے نڈھال تھے انہوں نے نصوح سے پانی مانگا نصوح نے سب کو دودھ پلایا اور سب کو سیراب کر دیا قافلے والوں نے نصوح سے شہر جانے کا راستہ پوچھا اسنے انکو آسان اور نزدیک راستہ بتا دیا جانے سے پہلے تاجروں نے اسے بہت سا مال دیا نصوح نے ان پیسوں سے وہاں کنواں کھدوا دیا آہستہ آہستہ

وہاں لوگ آباد ہونے لگے

اور عمارتیں بننے لگیں وہاں کے لوگ نصوح کو بڑی عزت واحترام سے دیکھتے تھے رفتہ رفتہ نصوح کی شہرت کی خبر بادشاہ تک پہنچی جو شہزادی کا باپ تھا بادشاہ کے دل میں نصوح سے ملنے کا شوق پیدا ہوا اسنے نصوح کو پیغام بھجوایا کہ بادشاہ اس سے ملنا چاہتا ہے مہربانی کر کے دربار تشریف لے آئیں جب نصوح کو بادشاہ کا پیغام ملا اسنے ملنے سے انکار کر دیا

اور معذرت چاہی کہ مجھے بہت سارے کام ہیں لہذا میں نہیں آسکتا بادشاہ کو بہت حیرانگی ہوئی اسنے کہا اگر نصوح نہیں آسکتا میں خود اسکے پاس جاؤں گا جب بادشاہ کے علاقے میں داخل ہوا خدا نے ملک الموت کو حکم دیا کہ بادشاہ کی روح قبض کر لے اس زمانے کے رسم ورواج کے مطابق اور بادشاہ کے نصوح سے ملنے کیوجہ سے لوگوں نے نصوح

کو تخت پر بٹھا دیا نصوح نے اپنے علاقے میں عدل وانصاف کا نظام قائم کیا اور اسی شہزادی سے شادی کر لی ایک دن بادشاہ نصوح تخت پر بیٹھ کر لوگوں کی دادرسی کر رہے تھے ایک شخص آیا اور کہا کچھ سال پہلے میری بھینس گم ہو گئی تھی آپ کی عدالت سے اسکا طلب گار ہوں نصوح نے کہا تمہاری بھینس میرے پاس ہے

آج جو کچھ بھی میرے پاس ہے وہ تمھاری

بھینس کی وجہ سے ہے نصوح نے حکم دیا کہ اس کے سارے مال اور دولت کا آدھا حصہ بھینس کے مالک کو دے دیا جائے وہ شخص خدا کے حکم سے کہنے لگا اے نصوح جان لو نہ میں انسان ہوں اور نہ ہی یہ جانور بھینس ہے بلکہ ہم دو فرشتے ہیں ہم تمہارا امتحان لینے آئے تھے

یہ سارا مال و دولت تمہارے سچے دل سے توبہ کرنے کا نتیجہ ہے یہ سب کچھ تمہیں مبارک ہو وہ دونوں فرشتے نظروں سے غائب ہو گئے اسی وجہ سے سچے دل سے توبہ کرنے والے کو توبہ نصوح کہتے ہیں۔۵۹

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا كَثِیۡرًا وَّلَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِیۡ مَغۡفِرَةً مِّنۡ عِنۡدِكَ وَارۡحَمۡنِیۡٓ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ۔

حوالہ جات

١ (زينت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دو م ص١٥٣) ٢ (صحيح مسلم توبه كا بيان٦٩٥٥) ٣ (صحيح مسلم توبه كا بيان٦٩٧٦)
٤ (صحيح مسلم توبه كا بيان٦٩٧٩) ٥ (زينت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دوم ص١٨٤) ٦ (زينت المحا فل ترجمه نزهت المجالس جلد دوم ١٥٦) ٧ (صحيح مسلم توبه كا بيان٦٩٧٠) ٨ (صحيح مسلم توبه كا بيان٦٩٦٩) ٩ (زينت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دوم ص١٥٧) ١٠ (صحيح مسلم ذكر دعا و استغفار كا بيان٦٧٩٥)
١١ (السنن الكبرى،كتاب الشهادات، باب شهادة القاذف،رقم ٢٠٥٦١،ج ١٠،ص ٢٥٩) ١٢ (مكاشفة القلوب،الباب الثامن فى التوبة،ص ٢٨.٢٧)
١٣ (الترغيب والترهيب، كتاب التوبه و الزهد، باب الترغيب فى التوبة،رقم ١٧،ج ٤، ص٤٨) ١٤ (جامع الترمذى ،كتاب الدعوات،باب ماجاء فى فضل التوبه و الاستغفار،رقم ٣٥٥١،ج٥،ص٢١٨) ١٥ (زينت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دو م ص١٦٧) ١٦ (صحيح مسلم،كتاب التوبته،باب فى الحض على التوبته و الفرح بها،رقم ٢٧٤٤،ص١٤٦٨) ١٧ (كيميائے سعادت،ركن چهار،منجيات،اصل اول قبول توبه، ج ٢،ص ٧٦٣) ١٨ (زينت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دوم ص١٧٩) ١٩ (صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء و التوبة و الااستغفار ،باب استحباب الاستغفار و الاستكثار منه ، رقم٢٧٠٢ص

۱۴۴۹) ۲۰ (مجمع البحرین ،کتاب التوبة ،باب الاستغفار جلاء القلوب،رقم ۴۷۳۹، ج۴،ص ۲۷۲) ۲۱(سنن ابی دائود ،کتاب الوتر ،باب فی الاستغفار ،رقم ۱۵۱۸، ج ۲،ص ۱۲۲) ۲۲(زینت المحا فل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم ۱۷۴) ۲۳ (زینت المحا فل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم ۱۸۳) ۲۴ (زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم ص ۲۲۱) ۲۵ (سنن ابن ماجہ،کتاب الذھد ،باب ذکر التوبة،رقم ۴۲۵۳، ج ۴،ص ۴۹۲) ۲۶ (سنن ابن ماجہ،کتاب التوبة،باب ذکر التوبہ، رقم ۴۲۴۸، ج۴،ص ۴۹۰) ۲۷ (شرح السنة،کتاب البر والصلة،باب الجلیس الصالح.الخ ،رقم ۳۳۷۹ ،ج ۶ ص ۴۶۹) ۲۸(صحیح مسلم باب التوبة ،باب فی سعة رحمته الله تعالیٰ ،رقم ۲۷۵۴،ص ۱۴۷۲) ۲۹ (المعجم الکبیر،رقم ۷۸۳، ج ۱۷ ،ص ۲۸۴)۲۹،۲ بکھرے موتی ص ۵۲۱ ۳۰(ترمذی، کتاب صفة الجھنم ،جلد۴،ص ۲۶۹ بتغیر) ۳۱ (صحیح مسلم توبہ کا بیان۲۹۶۷) ۳۲ (صحیح مسلم توبہ کا بیان۲۹۶۴) ۳۳(صحیح مسلم توبہ کا بیان۲۹۶۸) ۳۴ (صحیح مسلم ،کتاب الحدود،باب من اعترف علی نفسہ بالزنی ،رقم ۱۶۹۶ ،ص۹۳۳) ۳۵(زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم ص ۱۷۴) ۳۶ (کیمیائے سعادت،رکن چھار ،منجیات،اصل اول قبول توبہ، ج ۲،ص ۷۶۳) ۳۷(زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم ص۱۷۷) ۳۸ (زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم ص۱۸۷) ۳۹(زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم ص ۱۸۱) ۴۰(حکایات الصالحین ص

۴۱ (مکاشفة القلوب،الباب السابع عشر فی بیان الامانة و التوبة ،ص ۶۱،۶۲) ۴۲(زینت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دو م ص ۱۷۹) ۴۳ (سنن ابن ماجه، کتاب الزهد ،باب ذکر التوبه، رقم ۴۲۵۱، ج۴،ص ۴۹۱) ۴۴(المسندللامام احمد بن حنبل ،مسند ابی سعید الخدری،رقم ۱۱۲۳۳ ،ج۴،ص۵۸) ۴۵ (مکاشفته القلوب ،الباب السابع عشر فی بیان الامانته و التوبته ،ص ۶۲) ۴۶ (مکاشفته القلوب،الباب السابع عشر فی بیان الامانة و التوبة ،ص ۶۳.۶۴) ۴۷(زینت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دو م ص ۱۷۲) ۴۸ (زینت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دوم ص۱۶۵) ۴۹ (زینت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دوم ص ۱۵۱) ۵۰(زینت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دوم ص ۱۵۲) ۵۱ (زینت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دوم ص۱۷۶) ۵۲ (صحیح مسلم توبه کا بیان۷۰۰۵) ۵۳(زینت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دوم ص۱۵۳) ۵۵(شعب الایمان،باب فی معالجة کل ذنب بالتوبة،۵/۴۱۷ حدیث:۷۱۱۵) ۵۶ (موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین،۵/۳۰۷،حدیث: ۲۰) ۵۷(زینت المحافل ترجمه نزهت المجالس جلد دوم ص۲۲۶) ۵۸(صحیح مسلم توبه کا بیان۶۹۹۲)

۵۹(مثنوی معنوی،دفتر پنجم انوار المجالس ص ۲۳۴)

ماخذ و مراجع

کنز الایمان ترجمہ امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ اتفاق پبلشرز لاهور
قرآن الکریم فائق البیان فی معانی کلمات القرآن لفظی ترجمه مولانا شاه رفیع الدین دهلوی رحمة الله علیه بامحاوره سلیس ترجمه مولانا فتح محمد جالندهری رحمة الله علیه پاک کمپنی رجسڑڈ۱۷ اردو بازار لاهور
ترجمه صیحح البخاری دارالکتب العلمیه بیروت
سنن ابی دائود دارا حیاء التراث العربی بیروت
المسند للامام احمد بن حنبل دارالفکر بیروت
جامع الترمذی دارالفکر بیروت ....مجمع البحرین دارالکتب العلمیه بیروت ...شرح السنة دارالکتب العلمیه بیروت ...السنن الکبری دارالمغنی.....الترغیب و التر هیب دارالکتب العلمیه بیروت.. حلیةاولیاء دارالکتب بیروت.. . شعب الایمان دارالکتب العلمیه بیروت....مکاشفة القلوب دارالکتب العلمیه بیروت... کیمائے سعادت انتشارات گنجینه تهران...حکا یت الصالحین ضیاء القرآن لاهور...روض الریاحین دارا بشائر شام....درة الناصحین دارالفکر

بیروت...احیاء علوم الدین دار صادر بیروت.. بحوالہ توبہ کی روایات و حکایات مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی.

زینت المحافل ترجمہ نزھت المجالس جلد اول و دوئم تصنیف امام عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ(۹۰۰ ھج)ترجمہ علامہ محمد تابش القصوری الحنفی شبیر برادرز زبیدہ سنڑ ۴۰ اردو بازار لاھور.سن اشاعت ستمبر ۲۰۰۸ء

صحیح مسلم ایپلی کیشن.

تذکرۃ الروح از امام جلال الدین سیوطیؒ تدوین و تزئین مولانا محمدشریف نقشبندی ایڈیشن مئی ۱۹۹۹ء (ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاھور) ...بکھرے موتی از مولانا یونس پالن پوری اپریل ۲۰۰۹ء محمد قاسم ،مکتبہ خلیل لاھور گنج شکر پرنٹرز